کتاب نما

Nuclear Deterrence, CTBT and Pakistan [جوہری سد جارحیت' سی ٹی بی ٹی اور پاکستان] مرتبین: خالد رحمٰن' مشفق احمد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' ایف سیون مرکز' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۹۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

مسلم دنیا کے بیشتر علاقے مخالفین کی جارحیت یا تزویراتی یلغار کا شکار ہیں۔ بہ ظاہر ۵۵ مسلمان ملکوں کے الگ الگ جھنڈے' الگ الگ قومی ترانے' الگ الگ کرنسی اور اقوام متحدہ میں جداگانہ نشستیں موجود ہیں مگر مسلم اقوام کی پالیسیاں' ان کی اپنی امنگوں کی آئینہ دار نہیں' بلکہ "نام میرا ہے کام ان کا" کے مصداق نئے عالمی استعماری حلقہ زنجیر کی گرفت میں ہیں (الا ماشاء اللہ) اور یہود و ہنود اور نصاریٰ کے عیارانہ منصوبے' مسلم امہ کے درپے ہیں۔ گذشتہ دو عشروں کے دوران: بوسنیا' کوسووا' افغانستان' صومالیہ' اراکان' کشمیر' افغانستان' داغستان اور چیچنیا میں جارح اقوام نے جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے' اس میں عبرت کا سامان پوشیدہ ہے۔ ایمان کی مضبوطی' عمل کی راستی اور اپنے دفاع کے لیے خود انحصاری ہی امہ کو مضبوط' فعال اور ناقابل تسخیر بنا سکتی ہے۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اسی مطلوب راستے کا ایک سنگ میل ہے۔

اگرچہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف نے بھی "جوہری تجربات کے جامع معاہدے" (سی ٹی بی ٹی) پر دستخط کرنے' اور واحد مسلم ملک کے جوہری پروگرام کی تحدید' بلکہ خاتمے کی راہ پر چلنے کا عندیہ دیا تھا' تاہم جنرل مشرف انتظامیہ سے (جو ماورائے آئین اقدام کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے) قوم کو ہرگز توقع نہ تھی کہ اس باب میں وہ بھی نواز بے نظیر رویوں کے سرتال کا حصہ بننے پر آمادہ ہوگی۔ مگر افسوس کہ ایک ڈیڑھ ماہ ہی میں "جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"۔ دسمبر ۱۹۹۹ء میں مشرف انتظامیہ کی طرف سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی بات چھیڑ دی گئی۔

اسلام آباد کے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے قومی بلکہ ملی اہمیت کے اس مسئلے سے متعلق فریقوں کو براہ راست مکالمے کی دعوت دی۔ ۴ جنوری ۲۰۰۰ء کو انسٹی ٹیوٹ میں ایک بھرپور سیمی نار منعقد ہوا جس میں وزیر خارجہ جناب عبدالستار نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حق میں اپنے موقف کو جملہ استدلال کے

ساتھ پیش کیا۔ وفاعی امور کے ماہر جنرل (ر) حمید گل نے سی ٹی بی ٹی پر امریکی سوچ کا تجزیہ کیا اور بھارتی جارحانہ عزائم کی روشنی میں پاکستان کے قومی مفادات کی حدود کا تعین کیا۔ پاکستان کے کامیاب ایٹمی پروگرام کے ایک انتہائی اہم کردار سلطان بشیرالدین محمود نے خالص فنی امور کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے کیا نقصانات ہیں۔ پھر تینوں فاضل مقررین نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیے۔

انسٹی ٹیوٹ نے اسی نوعیت کا دوسرا سیمی نار ۲۶ جنوری کو منعقد کیا جس میں سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی نے مجوزہ معاہدے کے خدوخال' اس کے محرکات' پاکستان کی وفاعی ضروریات اور درپیش چیلنج کو خوب صورت پیرائے میں بیان کیا۔ اس سیمی نار میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے دو خصوصی لیکچر دیے۔ پہلا لیکچر Issues in Focus اور دوسرا CTBT; Facts and Fiction پر مبنی تھا۔ انھوں نے نہایت جامع' مدلل اور مسکت کلام کے ذریعے مسئلے کے تمام پہلوؤں کو لفظی اختصار اور موضوعاتی وسعت کے ساتھ بیان کیا۔

زیر تبصرہ کتاب انھی سیمی ناروں کے مقالات اور مباحث پر مبنی ہے۔ بعض قیمتی ضمیمہ جات نے کتاب کو زیادہ موثر دستاویز بنا دیا ہے۔ نہایت قلیل وقت میں اتنے وسیع موضوع پر ایسی خوب صورت اور موثر پیش کش پر انسٹی ٹیوٹ مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس وقت پاکستان کی فضا سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے حق میں' حکومتی سطح پر اٹھائی گئی دھول سے اٹی پڑی ہے جسے مزید دھواں دار بنانے میں حکومتی الیکٹرانک میڈیا پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ اس صورت حال میں راست فکر افراد کے لیے یہ کتاب' دلائل کے ایک قیمتی ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے (سلیم منصور خالد)۔

تذکرۂ خطاطین : محمد راشد شیخ۔ ناشر: ادارۂ علم و فن' ۱۰۸ بی الفلاح ہاؤسنگ پروجیکٹ' ملیر ہالٹ' کراچی۔ ۷۵۲۱۰۔ صفحات: ۲۵۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

فن خطاطی اسلامی ثقافت کا بنیادی جز ہے۔ گذشتہ تیرہ صدیوں کے دوران مسلمانوں نے نہ صرف اس فن کو زندہ رکھا بلکہ کئی نئے خطوط ایجاد کیے اور انھیں ترقی بھی دی۔ فن خطاطی کے ارتقا میں بنیادی عنصر مسلمانوں کا قرآن مجید سے عشق اور لگاؤ ہے اور اسی نے مسلمانوں کو اس بات پر مائل کیا کہ وہ کلام الٰہی کو زیادہ سے زیادہ خوب صورت انداز سے لکھیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے چالیس سے زائد خطوط ایجاد کیے جن میں سب سے مشہور کوفی' ثلث' نسخ' نستعلیق' دیوانی اور رقعہ وغیرہ ہیں۔

گذشتہ صدیوں میں فن خطاطی کے ضمن میں ترکوں کی خدمات اور ان کی سرپرستی ناقابل فراموش ہے۔ مصطفیٰ کمال کے جابرانہ اور غیر دانش مندانہ اقدامات کی وجہ سے ترکی میں فن خطاطی کے مدارس کو

بند کر دیا گیا تھا مگر اب اسلامی احیا کے جذبے کے تحت ان مدارس کا دوبارہ آغاز ہو چکا ہے۔ فن خطاطی کے اس احیا اور موجودہ دور کے ترک خطاطوں سے متعلق مناسب تفصیلات زیر تبصرہ کتاب میں موجود ہیں۔

اسلامی خطاطی کے بارے میں متعدد زبانوں (عربی' فارسی' ترکی' انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ) میں کئی کتب شائع ہو چکی ہیں لیکن اب تک اردو زبان میں کوئی معیاری کتاب موجود نہ تھی۔ جناب راشد شیخ کی زیر تبصرہ کتاب اپنے موضوع اور معیار کے لحاظ سے اردو زبان میں بہترین کتاب قرار دی جا سکتی ہے۔ اسے مہنگے ترین کاغذ پر نہایت اعلیٰ طباعت سے خطاطی کے سیکڑوں رنگین و سیاہ و سفید نمونوں سے مزین کر کے شائع کیا گیا ہے۔ بلاشبہ مصنف نے یہ کتاب مرتب اور شائع کر کے اردو ذخیرۂ کتب میں ایک گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

عام طور پر لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ جدید ایجادات مثلاً کمپیوٹر وغیرہ کے بعد خطاطی ایک متروک فن ہے جس کا صرف ماضی سے تعلق تھا۔ جناب راشد شیخ نے بیسویں صدی کے نامور خطاطوں پر یہ کتاب لکھ کر اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ عالم اسلام میں یہ فن آج بھی پوری توانائی کے ساتھ زندہ ہے۔ مصنف نے سات ممالک کے بیس نامور خطاطوں کے حالات زندگی' کارنامے اور بہترین نمونے پیش کیے ہیں۔ ان ممالک میں پاکستان' ایران' ترکی' مصر' عراق' لبنان اور بھارت شامل ہیں۔ ان میں سے پندرہ خطاط وہ ہیں جنھوں نے بیسویں صدی کے نصف آخر میں اپنے فنی شہ پارے پیش کیے ہیں۔

خطاطوں کے حالات زندگی اور ان کی خطاطی کے نادر نمونوں کے حصول کے لیے مصنف نے نہ صرف ذاتی محنت و مشقت برداشت کی بلکہ پانچ زبانوں کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد سے استفادہ کیا جس کی تفصیل مآخذ و مصادر میں پیش کی گئی ہے۔ کتاب میں خطاطی کے سیکڑوں نمونوں کو جاذب نظر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان میں قرآنی آیات' احادیث نبویہ' مختلف اشعار و اقوال و دیگر عبارات کو نامور خطاطوں کے مختلف خطوط میں نہایت سلیقے سے شامل کیا گیا ہے۔

جناب راشد شیخ خطاط نہیں ہیں بلکہ ایک اہم ادارے میں بطور سول انجینیر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ فن خطاطی سے محض ایک قلبی لگاؤ کے سبب وہ یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے۔ کتاب کے اعلیٰ معیار کے پیش نظر' اس کی قیمت نہایت مناسب ہے۔ پروف کی بعض معمولی غلطیاں موجود ہیں۔ خطاطوں کا انتخاب جناب راشد شیخ نے خود کیا ہے اور اس پر دلائل بھی دیے ہیں مگر اس فہرست میں مزید اضافہ ممکن ہے' مثلاً: بھارت کے سید احمد صاحب رام پوری۔ نیز خطاطی کے مزید خوب صورت نمونوں کا اضافہ بھی ممکن ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب راشد شیخ اس کام کو مزید آگے بڑھائیں گے اور برعظیم میں خطاطی کی تاریخ پر ایک جامع کتاب بھی لکھیں گے (سید رضوان علی ندوی)۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن ' حیات و خدمات' ڈاکٹر شہریار احمد۔ ناشر: طوبیٰ پبلی کیشنز' حیدر آباد دکن' بھارت۔ صفحات: ۲۴۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مولانا سید سلیمان ندوی" کے جن شاگردوں نے علمی دنیا میں مقام پیدا کیا' ان میں مولانا مسعود عالم ندوی" اور مولانا ابوالحسن علی ندوی" کے ساتھ ' سید صباح الدین عبدالرحمٰن" (م: ۱۸ نومبر ۱۹۸۷ء) کا نام بھی اہم ہے۔ آپ اوائل عمر ہی سے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے وابستہ ہوئے' ۱۹۷۵ء میں ادارے کی نظامت کی ذمہ داری سنبھالی اور وفات تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

صاحب موصوف نے ایک بھرپور علمی زندگی بسر کی۔ شہریار احمد صاحب نے سوانحی خاکہ دینے کے بعد' باب سوم میں مرحوم کی پانچ حیثیتوں (مورخ' محقق' نقاد' مدیر' خاکہ نگار) بعدازاں ان کے اسلوب تحریر اور ان کی مجموعی علمی اور ثقافتی خدمات کے بعض نقوش اجاگر کیے ہیں۔ آخر میں ان کی کتابوں اور مضامین کی مفصل فہرست بھی مرتب کی ہے۔

پی ایچ ڈی کا یہ مقالہ اگرچہ نظرثانی کے بعد شائع کیا گیا' پھر بھی اس میں خاصی تشنگی موجود ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ مقالہ نگار کو جو لوازمہ آسانی کے ساتھ مل گیا' اسے مرتب کر دیا گیا' گہرائی میں جا کر کاوش و محنت نہیں کی گئی۔ "حیات اور عہد" کے زیرعنوان زندگی کا خاکہ تو دیا گیا ہے (وہ بھی مختصر) مگر شخصیت کا پورا نقش نہیں ابھرتا' نہ مرحوم کے کردار و گفتار اور نہاد و افتاد کا کچھ پتا چلتا ہے۔

"کتابیات" میں کتابوں کے سنین اشاعت ندارد۔ ۵۶ کتابوں کی فہرست میں ۳۹ کتابیں تو مرحوم کی ہیں' باقی رہ گئیں ۱۷' اس محدود تعداد کتب کی مدد سے ڈاکٹریٹ کا جو مقالہ تیار ہو گا' اس کا معیار ایم اے یا ایم فل سطح ہی کا ہو گا (شیخ الہند کا صحیح نام: مولانا محمود حسن' نہ کہ محمود الحسن)۔ بہ ایں ہمہ' اپنے موضوع پر یہ ایک مناسب تعارفی کتاب ہے جس کی بنیاد پر' مزید تحقیق کی خاصی گنجایش موجود ہے (رفیع الدین ہاشمی)۔

محکمہ بہبود آبادی کے فتووں کی حقیقت' عبدالرشید ارشد۔ ناشر: النور ٹرسٹ' جوہر پریس بلڈنگ' جوہر آباد (خوشاب)۔ صفحات: ۳۶۔ قیمت: درج نہیں۔

نام نہاد خاندانی منصوبہ بندی کے موضوع پر یہ ایک معلومات افزا کتابچہ ہے' جس میں منصوبہ بندی کے حق میں بعض علماے دین کے "فتووں" کی اصلیت بتائی گئی ہے' اور منصوبہ بندی کے جسمانی و اخلاقی نقصانات کو اختصار مگر عمدگی سے واضح کیا گیا ہے۔ وسائل اور خوراک کی کمی کے مسئلے پر مولف نے ایک مغربی ماہر معیشت کا یہ قول نقل کیا ہے: "اگر دنیا کی زمین ٹھیک ٹھاک استعمال کی جائے تو موجودہ معلوم طریقوں کے استعمال سے بھی' موجودہ آبادی سے ۱۰ گنا زیادہ آبادی کو یعنی ۲۸ ارب افراد کو مغربی ممالک کی

خوراک کے اعلیٰ معیار پر قائم رکھا جا سکتا ہے اور کثرت آبادی کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو گا"۔

مغرب اور غیر مسلم دنیا خاندانی منصوبہ بندی پر کیوں زور دیتی ہے؟ اس کا جواب ہمیں ۱۹۷۵ء کی ایک امریکی رپورٹ میں ملتا ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مسلم ممالک کی بڑھتی ہوئی آبادی اگلے ۲۵ سالوں میں امریکہ کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ان ممالک کی سیاسی' معاشی اور اقتصادی و عسکری قوت میں اضافہ ہو گا تو ان ممالک سے نکلنے والا وہ خام مال آنا بند ہو جائے گا جس سے امریکہ و یورپ کے کارخانوں کی چمنیاں گرم ہوتی ہیں۔ لوگوں میں قدرتی وسائل کو اپنے قبضے میں رکھنے کا شعور پیدا ہو گا اور تیسری دنیا میں جو مراعات یافتہ طبقہ امریکی و یورپی مفادات کی رکھوالی کرتا ہے' اس کے خلاف نفرت باقاعدہ تحریکوں کی شکل اختیار کر لے گی (ص ۱۰)--- غالباً اس پس منظر میں مغرب ایک طرف تو خاندانی منصوبہ بندی کی مہم اور اپنے مؤثر ذرائع ابلاغ کے ذریعے مسلم خاندانی نظام کو برباد اور اخلاقی قدروں کو منہدم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف عربوں کے خلاف اسرائیل کی پشت پناہی اور پاکستان کے خلاف بھارت کو صف آرا کرنے کے لیے چال بازیوں میں مصروف ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے پراپیگنڈے کے جواب میں' یہ ایک مفید اور مؤثر کاوش ہے (ر-ن)۔

Economic Guidelines in the Qur'an. [معاشیات میں قرآن کی رہنمائی] ایس ایم حسن الزماں۔ ناشر: دی انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ (IIIT) '۲۸' مین ڈبل روڈ' سیکٹر ایف / ۱۰-۲' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۹۸۔ قیمت: درج نہیں۔

ایس ایم حسن الزماں نے آگرہ اور کراچی یونی ورسٹی سے معاشیات اور اسلامیات میں ایم اے اور ایڈن برگ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ طویل عرصے تک سٹیٹ بنک آف پاکستان کے شعبہ اسلامی معاشیات کے سربراہ رہے' پھر اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہے۔ (ان کی ایک کتاب پر تبصرہ ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا)۔

زندگی کے مختلف شعبوں کی طرح معاشیات سے متعلق اصولی ہدایات بھی قرآن پاک میں جابجا موجود ہیں۔ اس ضمن میں ایک راہ کشا اور راہنما کام تو سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے کیا۔ ان کی کتاب قرآن کی معاشی تعلیمات نے آنے والے ادوار کے لیے علمی کام کی بنیاد رکھی۔ عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ معاشی حوالے سے قرآنی آیات اور احادیث کو موضوع وار مرتب کیا جائے۔

جناب محمد اکرم خاں صاحب نے معاشی موضوعات سے متعلق احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا' اب ڈاکٹر حسن الزماں صاحب نے قرآنی آیات کو معاشی موضوعات کے حوالے سے ترتیب دیا ہے۔ کتاب کو

حسب ذیل پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے: ۱۔ بنیادی تصورات (Basic Concepts)' ۲۔ معاشرتی رویے (Social Behaviour)' ۳۔ معاشی پیرامیٹرز (Economic Parameters)' ۴۔ سرکاری پالیسی کے لیے ہدایات (Public Policy Guidelines)' ۵۔ قبل از اسلام کے معاشی ادارے (Pre-Islamic Economic Institutions)

ان ابواب میں مختلف حصوں کے تحت قرآنی آیات حسب ذیل عنوانات' اصطلاحات' رویوں' حقوق و فرائض اور موضوعات کے تحت جمع کی گئی ہیں: فضل' خیر' انفاق' متاع اور رزق' ملکیت' حلال و حرام' مال کی محبت' بچت' ناشکری' معاشی فلاح کے عوامل' معاشی محرکات' اخلاقی اقدار' حقوق ملکیت' ذرائع پیداوار و روزگار' غربت و افلاس' صرف دولت' رسد اشیا' محنت' آبادی' سرکاری مالیات' تقسیم دولت' تجارت (نقد وادھار)' قرض' سود' سرکاری قرضوں' مال غنیمت اور مال فئے' فن تعمیر' اوزان' تجارتی قافلے' ذاتی ملکیت' مشترکہ کاروبار' لڑکوں کو متبنیٰ بنانا وغیرہ)۔

کتاب کے آخر میں قرآن پاک کی آیات حوالہ کی فہرست دی گئی ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم چیز موضوعات کے مطابق اشاریہ (Index) ہے۔

زیر تبصرہ کتاب اسلامی معاشیات سے دل چسپی رکھنے والے طلبہ' اساتذہ اور ماہرین معاشیات کے لیے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ کتاب کے اردو ترجمے کی ضرورت ہے (پروفیسر میاں محمد اکرم)۔

جنٹل مین سبحان اللہ' کرنل اشفاق حسین۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

حسن اتفاق سے بہت سے اردو مزاح نگار اہل قلم کا تعلق عسکری دنیا سے رہا۔ چراغ حسن حسرت' شفیق الرحمٰن' سید ضمیر جعفری' کرنل محمد خان' صدیق سالک اور صولت رضا وغیرہ۔ کرنل اشفاق حسین بھی اہل سیف میں سے ہیں۔ ان کی تحریریں نہ صرف شگفتہ اور "مزاح دار" ہیں بلکہ پُراز معلومات اور پُرمغز بھی۔ ان کی سابقہ تصانیف کے ۵۰ کے قریب ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور یوں ان کی مقبولیت کا گراف اوپر ہی اوپر جا رہا ہے۔

جنٹل مین سبحان اللہ کا پہلا حصہ روز مرہ فوجی زندگی کے معمولات اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں کے متعلق ہنستے مسکراتے مضامین پر مشتمل ہے جو قارئین کو نہ صرف محظوظ کرتے ہیں بلکہ انھیں فوج کے قریب لاتے اور نوجوانوں کو ایک ترغیب بھی دلاتے ہیں۔ ان میں اخبار نویسوں اور ابلاغ عامہ کے طلبا کے لیے رہنمائی کا سامان بھی ہے۔ ایک مضمون میں صحرائے تھر کے باشندوں کی کٹھن زندگی اور محرومیوں کی

مؤثر پیرائے میں تصویر کشی بھی کی گئی ہے۔ یہ مصنف کی تحریروں کا دوسرا رخ ہے۔

تین مضامین صومالیہ اور نیروبی کے اندرونی حالات کے آنکھوں دیکھے حالات پر مشتمل ہیں۔ ان سے مصنف کی دردمندی اور امت مسلمہ کے لیے فکرمندی ظاہر ہوتی ہے۔ آخر میں مشہور زمانہ میجر ارشد کیس کے مقدمے کا پس منظر اور اسے تختہ دار پر کھینچے جانے کے چشم دید واقعات پر مشتمل عبرت انگیز مضمون ہے۔ کتاب میں رنگین تصاویر نے زیبایش میں اضافے کے ساتھ ساتھ کتاب کو پُرکشش بھی بنا دیا ہے۔

کتاب کو ادارہ مطبوعات سلیمانی' لاہور نے حسب روایت خوب صورت انداز میں شائع کیا ہے۔ کتاب کا ظاہری سراپا اور چھپائی بھی عمدہ اور قیمت مناسب ہے (عبداللہ شاہ ہاشمی)۔

Modern Perspective of Radiant Rays of the Qur'an' پروفیسر خواجہ خورشید احمد مرحوم۔ ناشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن' اسلام آباد۔ صفحات: ۲۱۹۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

یہ کتاب امریکہ میں دیے گئے چند دروس قرآن پر مشتمل ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ ان میں مسلمانوں کی نئی نسل' خصوصاً مغرب میں پروان چڑھنے والی نسل سے خطاب ہے' ایسی زبان میں اور ایسے اسلوب میں جو ان کے لیے قابل قبول ہو۔ بتایا گیا ہے کہ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے انسان زندگی میں مقبولیت اور توازن حاصل کر سکتا ہے۔ توحید اور صفات الٰہی کے بیان کے بعد اللہ کی تخلیق کے بیان میں ایٹم اور نیوکلیس کے بارے میں فزکس کی جدید ترین معلومات کا ذکر ہے۔ پھر بیالوجی کی معلومات کا ذکر ہے۔ متعلقہ مضامین سے ناواقف قاری کے لیے شاید انھیں سمجھنا اتنا آسان نہ ہو' مگر بہرحال ان میں اسلام اور جدید علوم کے حوالے سے چند مفید نکات بھی ملتے ہیں۔ جدید علوم سے اس بات کے حق میں کہ اللہ نے ہر چیز کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے' بہت سے شواہد پیش کیے گئے ہیں۔ آیندہ ابواب میں انسان کی مختلف صلاحیتوں (نفس' قلب وغیرہ)' روزے کے طبی فوائد اور جدید طبی تحقیقات' روح انسانی اور بقاے شخصیت' معجزہ قرآن' کمالات نبوت (خصوصاً فتح مکہ کے حوالے سے نبیؐ کی عسکری حکمت عملی) علم اور عقل کے بارے میں اسلام کے مثبت رجحان کا ذکر ہے۔ مغربی تہذیب پر علامہ اقبالؒ کے خیالات سے بھی خاصا استفادہ کیا گیا ہے۔ آخر میں انسانی زندگی اور نفسیات کے بارے میں سائنسی معلومات دی گئی ہیں اور ایک اچھی (اسلامی) زندگی کی مثال کے طور پر مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ذکر ہے۔

کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ جدید ترین سائنسی معلومات کو بھی شامل کیا گیا ہے مگر یہ جس انداز سے پیش کی گئی ہیں اس سے قاری کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ کس مقصد کے لیے شامل کی گئی ہیں اور ان کا سیاق و سباق سے کیا تعلق ہے (ڈاکٹر بلال مسعود)۔

What is Islam [اسلام کیا ہے؟]، ڈاکٹر کرنل محمد ایوب خان۔ پتا: ۲۹۴، ایکس ٹینشن کیولری گراؤنڈ، لاہور کینٹ۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

ڈاکٹر کرنل محمد ایوب خان نے اس کتاب میں قرآنی آیات کے ذریعے قرآن کا پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے جو اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہیں۔ چودہ ابواب میں رب کریم کی صفات، انسان، ریاست، جدوجہد، معاشرے اور کائنات کے حوالے سے قرآنی آیات جمع کر دی گئی ہیں اور مصنف نے کوشش کی ہے کہ اپنی طرف سے تشریحات کم از کم دے۔

قرآن کے پیغام کو عام کرنے اور اس کے پیغام کو متعارف کرانے کے لیے انگریزی زبان میں کی جانے والی یہ کوشش قابل تعریف ہے۔ دو امور قابل توجہ ہیں، اول: قرآنی آیات کے نمبروں کے ساتھ سورتوں کے نام تحریر کرنا بھی مناسب ہے۔ دوم: آنحضرتؐ کی زندگی اور جدوجہد کی مثالیں بھی شامل کی جائیں تو غیر مسلموں تک یہ پیغام آغاز ہی میں پہنچ جاتا ہے کہ قرآن حکیم کے بعد اسوۂ رسولؐ ہی مسلمانوں کے لیے راہنما ہے۔

مصنف کے مطابق ایک جرمن نومسلم نے جرمن زبان میں اس کا ترجمہ بھی کیا تھا۔ ابتدا میں پروفیسر حمید احمد خاں، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور بعض دیگر اکابر کی تقاریظ شامل ہیں (محمد ایوب منیر)۔

مطبوعات موصولہ

☆ **احکام الصیّام**، محمد آصف احسان عبدالباقی، ناشر: کشمیر بک ڈپو، چنیوٹ بازار، فیصل آباد۔ صفحات: ۱۲۷۔ قیمت: ندارد۔ [روزہ اور اس کے متعلقات (فرضیت، فوائد، فضیلت، رویت ہلال، مباحات، مستحبات، مبطلات، نفلی اور ممنوع روزے، اعتکاف) پر تحقیقی انداز کی علمی کاوش۔ جملہ پہلوؤں اور جزئیات کے بارے میں ضروری کوائف (مگر تراویح کا ذکر کیوں نہیں؟ شبینہ کی بات بھی تشنہ ہے) مجموعی طور پر معتدل اور متوازن انداز نظر۔ بعض اردو الفاظ کے انگریزی مترادفات غیر ضروری ہیں اور کہیں کہیں قطعی غلط۔ حوالوں اور کتابیات کا اہتمام مستحسن]۔